© rasailojaraid.com

ترجمۂ قرآن مجید

مع صرفی و نحوی تشریح

افادات: حافظ احمد یار مرحوم

ترتیب وتدوین: لطف الرحمٰن خان

سورۂ آل عمران (مسلسل)

آیات ۱۶۰ تا ۱۶۳

﴿اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ مِّنْۢ
بَعْدِهٖ ۭ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿١٦٠﴾ وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ ۭ وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ
بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَھُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿١٦١﴾ اَفَمَنِ اتَّبَعَ
رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَاۗءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿١٦٢﴾ ھُمْ
دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٦٣﴾﴾

خ ذ ل

خَذَلَ (ن) خَذْلًا: ساتھ چھوڑ دینا، حمایت ترک کرنا۔ آیت زیر مطالعہ۔

مَخْذُوْلٌ (اسم المفعول): حمایت چھوڑا ہوا، بے بس۔ ﴿فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ﴿٢٢﴾﴾ (بنی اسراء یل) ''نتیجتاً تو بیٹھے گا مذمت کیا ہوا، بے بس کیا ہوا۔''

خَذُوْلٌ (فَعُوْلٌ کے وزن پر مبالغہ): انتہائی نازک وقت پر ساتھ چھوڑنے والا، عین وقت پر دغا دینے والا۔ ﴿وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ﴿٢٩﴾﴾ (الفرقان) ''اور شیطان ہے انسان کے لیے انتہائی دغا باز۔''

غ ل ل

غَلَّ (ن) غَلًّا : (۱) چھپانا' (۲) طوق پہنانا' (۳) باندھنا۔ ﴿غُلَّتْ اَیْدِیْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا قَالُوْا﴾ (المائدۃ: ٦٤) ''باندھے گئے ان کے ہاتھ اس کے سبب سے جو انہوں نے کہا۔''

مَغْلُوْلَةٌ (اسم المفعول) : بندھا ہوا۔ ﴿وَقَالَتِ الْیَهُوْدُ یَدُ اللّٰهِ مَغْلُوْلَةٌ﴾ (المائدۃ: ٦٤) ''اور کہا یہودیوں نے اللہ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے۔''

غُلَّ (فعل امر): تو طوق پہنا' تو باندھ۔ ﴿خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ﴿٣٠﴾﴾ (الحاقۃ) ''تم لوگ پکڑو اس کو پھر طوق پہناؤ اس کو۔''

غُلٌّ ج اَغْلَالٌ (اسم ذات) : طوق۔ ﴿اِنَّا جَعَلْنَا فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا﴾ (یٰسٓ: ۸) ''بے شک ہم نے بنائے ان کی گردنوں میں کچھ طوق۔''

غَلَّ (ض) غِلًّا : دل میں کینہ یا کدورت ہونا۔

غِلٌّ (اسم ذات): کینہ' کدورت۔ ﴿وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا﴾ (الحشر: ۱۰) ''اور تو مت بنا ہمارے دلوں میں کوئی کدورت ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائے۔''

س خ ط

سَخِطَ (س) سَخَطًا : غصہ کرنا' ناراض ہونا۔ ﴿لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ﴾ (المائدۃ: ۸۰) ''کتنا برا ہے وہ جو آگے بھیجا اپنے لیے خود انہوں نے کہ غصہ کرے اللہ ان پر۔''

سَخَطٌ (اسم ذات) : غصہ' ناراضگی۔ آیت زیر مطالعہ۔

اَسْخَطَ (افعال) اِسْخَاطًا : کسی کو غصہ دلانا' ناراض کرنا۔ ﴿ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا مَآ اَسْخَطَ اللّٰهَ﴾ (محمد: ۲۸) ''یہ اس سبب سے کہ انہوں نے پیروی کی اس کی جو غصہ دلائے اللہ کو۔''

ترکیب: ''فَلَا غَالِبَ'' پر لائے نفی جنس ہے۔ ''اَنْ یَّغُلَّ'' کا مفعول محذوف ہے جو کہ ''شَیْئًا'' ہو سکتا ہے۔ ''تُوَفّٰی'' واحد مؤنث غائب کا مجہولی صیغہ ہے اور ''کُلُّ نَفْسٍ'' اس کا نائب الفاعل ہے اس لیے ''کُلُّ'' مرفوع ہے۔ ''مَاْوٰىهُ'' مبتدا اور ''جَهَنَّمُ'' اس کی خبر ہے۔

ترجمہ:

اِنْ : اگر	یَنْصُرْكُمُ : مدد کرے تمہاری
اللّٰهُ : اللہ	فَلَا غَالِبَ: تو کوئی بھی غلبہ پانے والا نہیں ہے
لَكُمْ : تم لوگوں پر	وَاِنْ : اور اگر
یَّخْذُلْكُمْ : وہ ساتھ چھوڑ دے تمہارا	فَمَنْ ذَا الَّذِیْ : تو کون ہے وہ جو
یَنْصُرُكُمْ : مدد کرے گا تمہاری	مِّنْۢ بَعْدِهٖ : اس کے بعد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وَعَلَى اللّٰهِ : اور اللہ پر ہی	فَلْيَتَوَكَّلِ : چاہیے کہ توکل کریں
الْمُؤْمِنُوْنَ : مؤمن لوگ	وَمَا كَانَ : اور نہیں ہے
لِنَبِيٍّ : کسی نبی کے لیے	اَنْ يَّغُلَّ : کہ وہ چھپائے (کچھ بھی)
وَمَنْ : اور جو کوئی	يَّغْلُلْ : چھپائے گا
يَاْتِ : تو وہ لائے گا	بِمَا : اس کو جو
غَلَّ : اس نے چھپایا	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ : قیامت کے دن
ثُمَّ : پھر	تُوَفّٰى : پورا پورا دیا جائے گا
كُلُّ نَفْسٍ : ہر نفس کو	مَّا : جو
كَسَبَتْ : اس نے کمایا	وَهُمْ : اور وہ
لَا يُظْلَمُوْنَ : ظلم نہ کیے جائیں گے	اَفَمَنِ : تو کیا وہ جس نے
اتَّبَعَ : پیروی کی	رِضْوَانَ اللّٰهِ : اللہ کی رضا کی
كَمَنْ : اس کی مانند ہے جو	بَآءَ : لوٹا
بِسَخَطٍ : ایک ایسے غصے کے ساتھ جو	مِّنَ اللّٰهِ : اللہ (کی طرف) سے ہے
وَمَاْوٰىهُ : اور اس کی منزل	جَهَنَّمُ : جہنم ہے
وَبِئْسَ : اور کتنی بری ہے	الْمَصِيْرُ : لوٹنے کی جگہ (وہ)
هُمْ : ان کے (لیے)	دَرَجٰتٌ : درجات ہیں
عِنْدَ اللّٰهِ : اللہ کے پاس	وَاللّٰهُ : اور اللہ
بَصِيْرٌ : دیکھنے والا ہے	بِمَا : اس کو جو
يَعْمَلُوْنَ : یہ لوگ کرتے ہیں	

نوٹ : ﴿وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ﴾ کے شانِ نزول کے ضمن میں کچھ مفسرین نے اُس روایت کا ذکر کیا ہے جس میں جنگ بدر کے مالِ غنیمت میں سے ایک چادر کے گم ہو جانے کا ذکر ہے۔ لیکن یہاں جنگ اُحد کے واقعات پر تبصرہ ہو رہا ہے۔ اس لیے اس بات کو ذہن قبول نہیں کرتا۔ البتہ اس کے شانِ نزول میں تفہیم القرآن میں جس روایت کا ذکر ہے وہ زیادہ قرینِ قیاس ہے۔

جنگ ختم ہونے کے بعد نبی ﷺ مدینہ واپس تشریف لائے تو آپؐ نے تیراندازوں کو بلا کر ان سے حکم عدولی کی وجہ دریافت فرمائی۔ ان لوگوں نے جواب میں کچھ عذر پیش کیے جو نہایت کمزور تھے۔ اس پر آپؐ نے ارشاد فرمایا: ((بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنَّا نَغُلُّ وَلَا نَقْسِمُ لَكُمْ)) بلکہ تم لوگوں نے گمان کیا کہ میں چھپاؤں گا اور تقسیم نہیں کروں گا تم لوگوں میں یعنی مالِ غنیمت''۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

آیات ۱۶۴۔۱۶۵

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ
وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۶۴﴾
اَوَلَمَّآ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا ۙ قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا ۭ قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ۭ
اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۶۵﴾﴾

ترکیب: ''یَتْلُوْا' یُزَکِّیْ'' اور ''یُعَلِّمُ'' کی ضمیر فاعلی ''رَسُوْلًا'' کے لیے ہیں' جبکہ ''اٰیٰتِہٖ'' میں ضمیر ''اللّٰہُ'' کے لیے ہے۔ ''اِنْ کَانُوْا'' کا ''اِنْ'' مخففہ ہے۔ ''اَصَبْتُمْ'' کا مفعول ''مِثْلَیْھَا'' ہے۔ یہ دراصل ''مِثْلَیْنِ'' تھا۔ مضاف ہونے کی وجہ سے نونِ اعرابی گراہوا ہے اور ''ھَا'' کی ضمیر ''مُصِیْبَۃٌ'' کے لیے ہے۔

ترجمہ:

لَقَدْ مَنَّ : احسان کیا ہے	اللّٰہُ : اللہ نے
عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ : مؤمنوں پر	اِذْ : جب
بَعَثَ : اس نے بھیجا	فِیْھِمْ : ان میں
رَسُوْلًا : ایک رسول	مِّنْ اَنْفُسِھِمْ : ان کے اپنوں میں سے
یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ : وہ پڑھ کر سناتا ہے ان کو	اٰیٰتِہٖ : اس کی آیات
وَیُزَکِّیْھِمْ : اور وہ تزکیہ کرتا ہے ان کا	وَیُعَلِّمُھُمُ : اور وہ تعلیم دیتا ہے ان کو
الْکِتٰبَ : کتاب کی	وَالْحِکْمَۃَ : اور حکمت کی
وَاِنْ کَانُوْا : اور بے شک وہ تھے	مِنْ قَبْلُ : اس سے پہلے
لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ : لازماً ایک کھلی گمراہی میں	اَوَلَمَّآ : تو کیا جب
اَصَابَتْکُمْ : آ پہنچی تم کو	مُّصِیْبَۃٌ : کوئی مصیبت
قَدْ اَصَبْتُمْ : (حالانکہ) تم لوگ پہنچا چکے ہو	مِّثْلَیْھَا : اس (مصیبت) سے دوگنا
قُلْتُمْ : (تو) تم لوگوں نے کہا	اَنّٰی ھٰذَا : یہ کہاں سے ہے
قُلْ : آپ کہہ دیجیے	ھُوَ : یہ
مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِکُمْ : تمہارے اپنے پاس سے ہے	اِنَّ اللّٰہَ : یقیناً اللہ
عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ : ہر چیز پر	قَدِیْرٌ : قدرت رکھنے والا ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آیات ۱۶۶ تا ۱۶۷

﴿وَمَآ اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۶۶﴾ وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ
نَافَقُوْا ۚ وَقِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا ۭ قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا
لَّاتَّبَعْنٰكُمْ ۭ هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ
قُلُوْبِهِمْ ۭ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ ﴿۱۶۷﴾﴾

ترکیب: ''فَبِاِذْنِ اللّٰهِ'' میں ''هُوَ'' محذوف ہے یعنی یہ ''فَهُوَ بِاِذْنِ اللّٰهِ'' ہے اور ''هُوَ'' کی ضمیر ''مَا'' کے لیے ہے۔ ''لَّاتَّبَعْنٰكُمْ'' میں ''لَا'' نافیہ نہیں ہے بلکہ یہ جوابِ شرط کا لامِ تاکید ہے۔ اس کے ساتھ الف زائدہ لکھنا قرآن مجید کی مخصوص املا ہے۔ ''هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ''۔ یہ جملہ ایک خاص ادبی ترکیب کا ہے۔ مولوی عبدالستار صاحب نے اپنی کتاب ''عربی کا معلم'' میں یہ ترکیب پڑھائی ہے۔ لیکن ''آسان عربی گرامر'' میں ہم نے اس کو چھوڑ دیا ہے' کیونکہ قرآن مجید میں اس کا استعمال کم ہے۔ اس لیے یہاں بھی اس کی ترکیب چھوڑ رہے ہیں۔ ''لَيْسَ'' کا اسم ''مَا'' ہے اور اس کی خبر ''مَوْجُوْدًا'' محذوف ہے۔

ترجمہ:

وَمَآ : اور جو	اَصَابَكُمْ : آ پہنچی تم لوگوں کو
يَوْمَ : اس دن (جب)	الْتَقَى : آمنے سامنے ہوئیں
الْجَمْعٰنِ : دو جماعتیں	فَبِاِذْنِ اللّٰهِ : تو (وہ) اللہ کی اجازت سے ہے
وَلِيَعْلَمَ : اور تاکہ وہ جان لے	الْمُؤْمِنِيْنَ : ایمان لانے والوں کو
وَلِيَعْلَمَ : اور تاکہ وہ جان لے	الَّذِيْنَ : ان لوگوں کو جنہوں نے
نَافَقُوْا : نفاق کیا	وَقِيْلَ : اور کہا گیا
لَهُمْ : ان سے	تَعَالَوْا : تم لوگ آؤ
قَاتِلُوْا : قتال کرو	فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ : اللہ کی راہ میں
اَوِ ادْفَعُوْا : یا دفاع کرو	قَالُوْا : انہوں نے کہا
لَوْ نَعْلَمُ : اگر ہم جانتے	قِتَالًا : قتال کو
لَّاتَّبَعْنٰكُمْ : تو ہم ضرور پیروی کرتے تمہاری	هُمْ : وہ لوگ
لِلْكُفْرِ : کفر کے	يَوْمَئِذٍ : اس دن

اَقْرَبُ : زیادہ قریب تھے | مِنْهُمْ لِلْاِیْمَانِ : اپنے لیے ایمان کی بنسبت
یَقُوْلُوْنَ : وہ لوگ کہتے ہیں | بِاَفْوَاهِهِمْ : اپنے مونہوں سے
مَّا : وہ جو | لَيْسَ : نہیں ہے
فِیْ قُلُوْبِهِمْ : ان کے دلوں میں | وَاللّٰهُ : اور اللہ
اَعْلَمُ : زیادہ جانتا ہے | بِمَا : اس کو جو
یَكْتُمُوْنَ : وہ لوگ چھپاتے ہیں

نوٹ: ''لَوْ نَعْلَمُ قِتَالاً لَّا تَّبَعْنٰكُمْ'' یہ منافقین کا قول تھا اور انہوں نے یہ ذو معانی بات کی تھی جس کے کئی معانی ہو سکتے ہیں مثلاً: (۱) لڑائی ہوتی نظر نہیں آتی۔ اگر ہمیں معلوم ہوتا کہ لڑائی ہونے والی ہے تو ضرور تمہارے ساتھ چلتے۔ (۲) یہ کوئی مقابلہ ہے کہ ایک طرف تین ہزار کا لشکر اور دوسری طرف صرف ایک ہزار بے سروسامان آدمی۔ یہ لڑائی تو نہیں ہے محض اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔ (۳) مدینہ میں رہ کر جنگ کرنے کا ہمارا مشورہ نہیں مانا گیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جنگ کے فنون اور قواعد سے ہم واقف نہیں ہیں۔ اگر واقف ہوتے تو ضرور ساتھ دیتے۔ (ترجمہ شیخ الہندؒ)

آیات ۱۶۸۔۱۷۱

﴿اَلَّذِیْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا ۭ قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ
الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۱۶۸﴾ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ۭ بَلْ
اَحْیَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ فَرِحِیْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَیَسْتَبْشِرُوْنَ
بِالَّذِیْنَ لَمْ یَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۱۷۰﴾
یَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۷۱﴾﴾

ل ح ق

لَحِقَ (س) لَحْقًا : کسی سے جڑ جانا' مل جانا۔ آیت زیر مطالعہ۔

اَلْحَقَ (افعال) اِلْحَاقًا : کسی کو کسی سے ملا دینا۔ ﴿اَرُوْنِیَ الَّذِیْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ﴾ (سبا:۲۷) ''تم لوگ دکھاؤ مجھے ان لوگوں کو جن کو تم لوگوں نے ملایا اس کے ساتھ۔''

اَلْحِقْ (فعل امر): تو جوڑ دے' تو ملا دے۔ ﴿فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۣ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۰۱﴾﴾ (یوسف) ''اے پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے' تو میرا کارساز ہے دنیا میں اور آخرت میں' تو وفات دے مجھ کو مسلمان ہوتے ہوئے اور تو ملا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دے مجھ کو صالحین کے ساتھ۔"

ترکیب: "وَقَعَدُوْا" کا "وَاوْ" حالیہ ہے اور یہ "قَالُوْا" کی ضمیر فاعلی "هُمْ" کا حال ہے "اِخْوَانِهِمْ" کا حال نہیں ہے۔ "اَطَاعُوْا" کی ضمیر فاعلی "اِخْوَانِهِمْ" کے لیے ہے۔ "لَا تَحْسَبَنَّ" کا مفعول اوّل "اَلَّذِيْنَ قُتِلُوْا" ہے اور "اَمْوَاتًا" مفعول ثانی ہے۔ "اَحْيَاءٌ" خبر ہے اور اس کا مبتدأ "هُمْ" محذوف ہے۔ "اَمْوَاتًا" اور "اَحْيَاءٌ" جمع ہیں' لیکن اردو محاورے کی وجہ سے ان کا ترجمہ واحد میں ہوگا۔ "فَرِحِيْنَ" حال ہونے کی وجہ سے حالتِ نصب میں ہے۔ "اَلَّا" عطف ہے "بِالَّذِيْنَ" کے حرفِ جار "بِ" پر۔ یعنی یہ دراصل "بِاَنْ لَا" ہے۔ "خَوْفٌ" مبتدأ نکرہ ہے اور اس کی خبر محذوف ہے۔

ترجمہ:

اَلَّذِيْنَ : وہ لوگ جنہوں نے

لِاِخْوَانِهِمْ : اپنے بھائیوں کے لیے

قَعَدُوْا : وہ (خود) بیٹھ رہے

اَطَاعُوْنَا : وہ لوگ اطاعت کرتے ہماری

قُلْ : آپؐ کہہ دیجیے

عَنْ اَنْفُسِكُمُ : اپنی جانوں سے

اِنْ كُنْتُمْ : اگر تم لوگ ہو

وَلَا تَحْسَبَنَّ : اور تو ہرگز گمان مت کر

قُتِلُوْا : قتل کیے گئے

اَمْوَاتًا : مردہ

اَحْيَآءٌ : (وہ) زندہ ہیں

يُرْزَقُوْنَ : ان لوگوں کو رزق دیا جاتا ہے

بِمَآ : اس سے جو

اللّٰهُ : اللہ نے

وَيَسْتَبْشِرُوْنَ : اور وہ لوگ خوشی مناتے ہیں

لَمْ يَلْحَقُوْا : (ابھی) نہیں جڑے

مِّنْ خَلْفِهِمْ : ان کے پیچھے (رہ جانے والوں میں) سے

عَلَيْهِمْ : ان پر

قَالُوْا : کہا

وَ : اس حال میں کہ

لَوْ : اگر

مَا قُتِلُوْا : تو وہ قتل نہ کیے جاتے

فَادْرَءُوْا : تو تم لوگ ہٹا لو

الْمَوْتَ : موت کو

صٰدِقِيْنَ : سچ کہنے والے

الَّذِيْنَ : ان لوگوں کو جو

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ : اللہ کی راہ میں

بَلْ : بلکہ

عِنْدَ رَبِّهِمْ : اپنے رب کے پاس

فَرِحِيْنَ : اس حال میں کہ بہت ہی خوش ہیں

اٰتٰىهُمُ : دیا ان کو

مِنْ فَضْلِهٖ : اپنے فضل سے

بِالَّذِيْنَ : ان لوگوں کی جو

بِهِمْ : ان سے

اَلَّا خَوْفٌ : (اور یہ کہ) کوئی خوف نہیں ہے

وَلَا هُمْ : اور نہ ہی وہ لوگ

(باقی صفحہ 63 پر)